إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۶۷ | ۱۳ر شعبان ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳ر دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰۔ نومبر ۵۔ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ گھٹنے کے درد میں تخفیف ہے۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب کی صحت جلد جلد ترقی کر رہی ہے۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ۲۹۔ نومبر واپس تشریف لے گئے۔

جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب معہ اہل وعیال جدہ سے تشریف لائے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے معنی

فرمودہ ۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

فرمایا:۔ "استغفار کے معنے سمجھنے میں ان لوگوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ استغفار کے ایک معنے تو یہ ہیں۔ کہ گناہوں سے بچا۔ اور ان کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھ اور دوسرے اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ گناہ سرزد ہی نہ ہوں۔ جس کتاب میں یہ نہیں لکھا وُہ ناقص اور نامکمل کتاب ہے۔ ہر ایک انسان کو خدا سے مانگنا چاہیئے۔ کہ ان قوےٰ کا ظہور ہی نہ ہو۔ جن میں گناہ کی سمیت ہے۔ اس دُعا کی ہر بشر کو ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کا سہارا طلب کرنا بشریت کا خاصہ ہے۔"

(الحکم ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۲ء)

انتخابات کے متعلق جماعت احمدیہ کا طریق عمل

مختلف کونسلوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں اور پنچائتوں وغیرہ کے الیکشن کے موقعہ پر احمدی رائے دہندگان کے لئے جن امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ان کا فیصلہ مجلس شاورت ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر ہو چکا ہے۔ ملاحظہ ہو رپورٹ مذکور صفحہ ۱۲۱ تا صفحہ ۱۳۵ ؎

چونکہ اس فیصلہ کو کچھ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ بعض باتیں احباب کو یاد نہ رہی ہوں۔ اس لئے ان فیصلہ جات کا خلاصہ دوبارہ درج اخبار کرنے کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داروں سے خصوصاً۔ اور دوسرے احباب جماعت سے عموماً گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان فیصلہ جات کی پابندی کا خیال رکھیں ؎

فیصلہ نمبر ۱۔ ہر احمدی کو اجازت ہے کہ اگر اس کے پاس کوئی امیدوار آئے۔ تو اس سے باتیں کرے اور حالات سنے اور سنائے۔ مگر ساتھ ہی اس کا فرض ہوگا۔ کہ صاف طور پر یہ بھی کہدے کہ فیصلہ وہی ہوگا۔ جو مرکز کرے گا۔ اور پھر ہر احمدی کو اختیار ہوگا۔ کہ مقامی انجمن میں جب یہ مسئلہ پیش ہو۔ تو جس امیدوار کی چاہے۔ تائید کرے۔ لیکن اس موقعہ پر بھی ہر امیدوار کو وضاحت کے ساتھ یہ سمجھا دیا جائے۔ کہ مقامی آراء کے مرکز میں بھیجے جانے کے بعد جو فیصلہ مرکز سے صادر ہوگا۔ اس پر عمل درآمد ہوگا ؎

فیصلہ نمبر ۲۔ امیدواروں کے انتخاب کے معاملہ میں مقامی جماعت کے ہر اس احمدی فرد کو رائے دینے کا حق ہوگا۔ جس کا نام چندہ کے رجسٹر میں درج ہو۔ اور جس کے ذمہ تین ماہ سے زیادہ کا بقایا نہ ہو۔ یہ شرط ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو ماہواری چندہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن جو زمیندار ہیں اور فصل پر چندہ دیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ ان میں سے اگر کسی نے اس فصل سے جو گزر چکی ہے۔ پہلی فصل کا چندہ نہیں دیا ہوگا تو اس کے ذمہ بقایا سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اس فصل کا چندہ دے دیا ہوگا۔ جو فصل حال میں گزری ہوگی۔ اس کا نہیں دیا ہوگا۔ تو اس کے لئے رائے دینے میں روک نہ ہوگی۔ پس جس ماہ میں اس قسم کا جلسہ ہو۔ اس سے پہلے تین ماہ شمار کئے جائیں گے۔ یا فصل کا خیال رکھا جائے گا۔ اور جو احمدی امیدوار کے حلقہ انتخاب میں ووٹر ہو اسے ہر حال میں رائے دینے کا حق ہوگا ؎

فیصلہ نمبر ۳۔ میونسپل کمیٹی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ سمال ٹاؤن کمیٹی۔ پنچائت وغیرہ کے متعلق مندرجہ ذیل دو اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر جماعت خود اپنے لئے مقامی ضروریات کے مطابق فیصلہ کر لیا کرے ؎

اوّل۔ ہر ایک حلقہ انتخاب میں جماعت کی تائید صرف ایک امیدوار کے ساتھ ہونی چاہیئے ؎

دوم۔ جب یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ فلاں امیدوار کی فلاں حلقہ میں تائید کی جائے۔ تو جماعت کا فرض ہوگا۔ کہ سب مل کر اس امیدوار کی تائید کریں۔ اور ہر طرح سے اسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں ؎

ناظر امور خارجیہ۔ قادیان

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں۔ کہ میرے لختِ جگر محمود احمد کے لئے جو جماعت کا خلیفہ اور امام ہے۔ متواتر چالیس دن تک فریضہ نماز اور تہجد میں صحت اور درازیٔ عمر کی دُعا کریں۔ یہ میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں اور اس بارے میں سخت تاکید ہے۔ والسلام

اُمِّ محمود

قادیان کا ایک نیا محلہ

۲۹۔ نومبر صبح دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خواجہ معین الدین صاحب کلرک دفتر محاسب۔ منشی رمضان علی صاحب کلرک دفتر محاسب۔ قاری محمد امین صاحب کلرک ریویو انگریزی منشی محمد حمید الدین صاحب کلرک دفتر افسر جائداد۔ اور منشی جلال الدین صاحب پٹواری کے مکانات کی بنیادی اینٹیں رکھیں۔ اور دعا فرمائی یہ مکانات ریلوے لائن کے مشرق کی طرف بننے شروع ہوئے ہیں حضور نے اس موقعہ پر اس محلہ کا نام دار السعۃ رکھا۔ نیز حضور نے اس محلہ کی مسجد کا بھی سنگ بنیاد رکھ کر دعا فرمائی ؎

چندہ کشمیر

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کشمیر کا کام برابر کر رہے ہیں۔ مگر کام کی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے چندہ کشمیر بہت کم آرہا ہے۔ اس سے پیشتر سکرٹری مال اور دیگر عہدہ داران کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا تھا۔ کہ کشمیر کے چندہ کی آمد اس کے اخراجات کے مقابلہ میں ناکافی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ احباب کرام نہ صرف تمام احمدی احباب سے بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار وصول کریں۔ بلکہ عام مسلمانوں سے بھی جن کو تحریک کشمیر سے ہمدردی ہے۔ وصول کریں۔ لیکن احباب نے کشمیر کے چندہ کی طرف اس کی ضروریات کے لحاظ سے توجہ نہیں کی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ پھر التماس کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کے امیر یا پریزیڈنٹ و سکرٹری مال اور ان کے محصل صاحبان جہاں ہر ایک احمدی سے چندہ عام یا حصہ آمد وصول فرمائیں۔ وہاں چندہ کشمیر بھی کم سے کم باشرح وصول کریں نیز دوسرے مسلمانوں سے بھی کوشش سے وصول کیا جائے۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔

تقریب شادی

جناب اللہ داد خان صاحب بی۔ اے فارسٹ آفیسر یو۔ پی۔ خلف جناب لفٹیننٹ سردار محمد ایوب خان بہادر۔ او بی آئی۔ اے ڈی سی ٹو ہز ایکسیلنسی دی گورنر یو۔ پی جاگیردار کا نکاح مس ڈیزی صاحبہ بنت خان بہادر شیخ محمد آصف زمان صاحب احمدی بی۔ اے علیگ سینئر ڈپٹی کلکٹر سے قرار پاکر ۳۔ نومبر کو برأت آئی۔ ۵۔ نومبر کو خان بہادر موصوف نے مقامی اعلےٰ افسروں۔ رؤسا۔ اور وکلاء کو جن میں ہندو مسلمان۔ عیسائی سب تھے۔ شاندار ایٹ ہوم۔ اور شام کو وسیع پیمانہ پر ڈنر دیا۔ ۵۔ نومبر کو اسلامی طریق پر رخصتی ہوئی۔ جہیز میں قریباً آٹھ ہزار کا سامان دیا گیا۔ جو امور خانہ داری کی ضروریات پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ (زمانہ نگار)

سندھ میں تبلیغ

اس وقت تک سندھ میں سینکڑوں گوٹھ اور ہزاروں آدمی ایسے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر تک نہیں۔ اسی لئے ہم نے سندھی ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ سندھی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ نہایت زور و شور سے تبلیغ شروع کریں۔ تاکہ سندھ میں بھی جلد احمدیت پھیل جائے۔ اور لوگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۷ قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۲۱

ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنیکی سازش کا انکشاف

مسلمانوں پر بے جا الزام

ہندوؤں نے ہر اس موقعہ پر جبکہ انہیں مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے اور اپنے منصوبوں کا شکار بنانے میں ناکامی ہوئی۔ یہ الزام لگایا۔ کہ ہندوستان کی ترقی اور آزادی میں مسلمانوں کا وجود بہت بڑی روک ہے۔ حتیٰ کہ ہندو لیڈروں اور ہندو اخبارات کو یہ کہتے ہوئے بھی کبھی ذرا حجاب محسوس نہیں ہوا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے گلے میں مسلمان بہت بوجھل پتھر بنے ہوئے ہیں۔ وہ نہ صرف خود آزادئ ہند کے لئے کچھ کرتے نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے رستہ میں بھی روک بن کر کھڑے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں زیر سایہ حکومت برطانیہ اسلامی راج قائم کریں۔ اور انگریزوں کی امداد سے ہندوستان کی دوسری اقوام پر غلبہ حاصل کر کے سیاہ و سفید کے مالک بن جائیں۔

حقیقت کیا ہے

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں پر تو یہ خواہ مخواہ کا الزام ہے ہندو در اصل اپنی کثرت۔ اپنی دولت اور اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر خود یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ انگریزوں سے ساز باز کر کے ہندوستان کی تمام اقلیتوں کو اپنی غلامی کے پھندے میں پھنسا لیں

انگریزوں سے اتحادِ عمل

بے شک ان میں ایسے لوگ ہیں۔ جو موجودہ حکومت کے خلاف تشدد اور خونریزی تک کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ قوانین حکومت کو توڑنے اور اس کے متعلق نفرت و حقارت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ اور ہر رنگ میں اسے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ محض اس لئے ہے۔ کہ حکومت ان کی فتنہ پردازیوں۔ اور ان سنگینیوں سے مرعوب ہو کر ان کے سامنے جھک جائے۔ پھر وہ جو کچھ چاہیں۔ کرتے رہیں۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا کے صدر کی حیثیت سے حال ہی میں اجمیر کے اجلاس میں بھائی پرمانند نے یہ کہہ بھی دیا۔ کہ "اگر انگریز ہند جدید کے سیاسی دوائر میں ہندو کی اس ذمہ دارانہ حیثیت کو تسلیم کرے۔ جو اسے اس ملک کی سب سے فائز قوم ہونے کی صورت میں حاصل ہے۔ تو ہندو بکمال رضاء و رغبت برطانیہ عظمیٰ سے اتحاد عمل کرے گا"

ہندوؤں کی خفیہ ریشہ دوانیاں

مطلب صاف ہے۔ کہ اگر حکومت ہندوؤں کو ہندوستان کی دوسری قوموں پر قبضہ و اقتدار دے دے۔ تو ہندو حکومت کے خلاف تمام سرگرمیوں اور ساری شورشوں کو ترک کر کے اس سے اتحاد عمل کر لیں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ کھلم کھلا یہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ درپردہ اس منصوبہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرتے ہونگے۔ ان کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جب ان کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کو کسی قدر بھنک پڑی۔ تو انہوں نے ایک تقریر میں اس کا اس طرح اظہار کیا:۔

پنڈت جواہر لال اور ہندو مہاسبھا

"گزشتہ چند ماہ میں مجھے کسی چیز نے اس قدر تکلیف نہیں دی جس قدر ہندو مہاسبھا کی سرگرمیوں سے مجھے دکھ ہوا ہے جن کا نتیجہ اجمیر کی قراردادوں کی شکل میں نمودار ہوا ہے۔ آریہ کمار سبھا نے جو ہندو مہاسبھا ہی کی ایک شاخ ہے۔ اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر صاف اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس کی حکمت عملی یہ ہے۔ کہ ہندوستان سے مسلمانوں اور عیسائیوں کو مٹا کر ایک ہندو راج قائم کیا جائے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مہاسبھا کے نیشنلزم کے متعلق دعاوی کی حقیقت کیا ہے۔ ہندو مہاسبھا قومیت کے ظاہری پردے کے پیچھے محض کھلی ہوئی اور ننگدلانہ فرقہ پرستی ہی کو چھپائے ہوئے نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے ہندو ساہوکاروں۔ اور والیان ریاست کے مفادات وابستہ کو برقرار رکھنے کی بھی خواہاں ہے۔ مہاسبھا کی حکمت عملی جیسا کہ اس کے ذمہ دار راہنماؤں نے اعلان کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ غیر ملکی حکومت کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ تا کہ حکومت کی حمایت کرنے اور اس کے سامنے ہاتھ رگڑنے پر چند ایک ٹکڑے ان کے آگے پھینک دیئے جائیں۔ اس بات کا تصور کرنا مشکل ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کی موجودہ حکمت عملی سے زیادہ بھی کوئی چیز ذلت آمیز۔ رجعت پسندانہ قومیت اور ترقی کے منافی اور نقصان دہ ہو سکتی ہے" (انقلاب ۱۶-نومبر)

مہاسبھا کا خفیہ ریزولیوشن

پنڈت جواہر لال نے اپنی تقریر میں جس ریزولیوشن کا حوالہ دیا تھا۔ وہ چونکہ ہندوؤں کے خفیہ منصوبوں کا راز فاش کر دینے والا۔ اور مسلمانوں و عیسائیوں کے متعلق ان کے خطرناک ارادوں کو ظاہر کرنے والا تھا۔ اس لئے اس کا انکار کر دیا گیا۔ اس پر پنڈت صاحب نے جو بیان شائع کرایا۔ اس میں لکھا:۔

"مجھے سبھا کے ذمہ وار کارکن کی طرف سے اس ریزولیوشن کی نقل موصول ہوئی تھی" (پرتاپ ۲۴-نومبر)

وہ ریزولیوشن آریہ کمار سبھا کے صدر کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اور یہ تھا:۔

"یہ اجلاس یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ جب تک مسلمان اور عیسائی ہندوستان میں بستے ہیں۔ کبھی شانتی نہیں ہو سکتی۔ امن قائم رکھنے کے لئے شدھی اور سنگٹھن کا کام زور شور سے جاری ہونا چاہیئے۔ اور تمام ہندو لیڈروں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے سنگٹھن کے لئے پوری پوری کوشش کریں"

اس کے ساتھ صدر صاحب نے جو چٹھی بھیجی۔ اس میں لکھا:۔

"لف ہذا اس ریزولیوشن کی نقل ہے۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک گئو رکھشک (ہندو) اور گئو بھکشک (مسلمان عیسائی) ایک ہی ملک میں ہیں۔ تب تک یہاں شانتی نہیں ہو سکتی۔ اتحاد کیسے ہو سکتا ہے جو چیزیں ایک دوسرے کے متضاد ہوں۔ وہ کیسے مل سکتی ہیں" (پرتاپ ۲۳-نومبر)

ہندوؤں کی عملی سرگرمیاں

اس کے بعد یہ تو ناممکن ہے۔ کہ ہندو اس راز پر جو فاش ہو چکا ہے۔ پردہ ڈال سکیں۔ اور اگر وہ اس کا افشا قبل از وقت سمجھ کر زبانی طور پر پردہ پوشی کرنا بھی چاہیں۔ تو ان کی دوسری سرگرمیاں بتا رہی ہیں۔ کہ فی الواقعہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ مسلمانوں اور دوسری اقوام کو صفحہ ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں چنانچہ اجمیر میں ہی ایک شدھی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ہندو مہاسبھا کے صدر بھائی پرمانند کا پیش کردہ یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ "یہ سمیلن شدھی کے کام کو نہایت ضروری اور مفید سمجھتا ہوا ہندو ماتر کا دھیان اس طرف آکرشت کرتا ہے۔ کہ اس کام کی تن من دھن سے سہائتا کریں۔ اور جلد از جلد ہر جگہ شدھی سبھائیں قائم کریں" (پرتاپ ۲۵-اکتوبر)

جنرل سکرٹری مہاسبھا کا اعلان

علاوہ ازیں جنرل سکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ہندوؤں کے سامنے جو پروگرام رکھا ہے۔ اس میں ہدایت کی ہے۔ کہ

"ہندو کسی بھی دوسرے فرقہ کے ساتھ اتحاد کے لئے زیادہ فکر نہ کریں تا کہ وہ فرقے بذات خود آزادی کی قیمت کو اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر اس آزادی کے حصول کی ضرورت کو محسوس کریں۔ ہندو مہاسبھا ایسا سوراج چاہتی ہے جس میں ہندو تہذیب قائم رہے۔ اور ترقی کرے۔ اس مقصد کے

حصول کے لئے ہندو مہاسبھا ہندوؤں کو تلقین کرتی ہے۔ کہ وہ تمام جائز اور موزوں ذرائع اختیار کریں“۔ (ملاپ ۱۵۔ نومبر)

اس تلقین کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ غیر ہندوؤں کا یا تو نام و نشان مٹا دیا جائے یا انہیں اس درجہ مجبور کر دیا جائے۔ کہ وہ ہندوؤں کی غلامی اختیار کر لیں۔ کیونکہ اسی صورت میں وہ سوراج حاصل ہو سکتا ہے۔ جو ہندو مہاسبھا چاہتی ہے۔ تاکہ ہندو تہذیب قائم رہے۔ اور ترقی کرے۔

ملٹری سپرٹ پیدا کرنے کا انتظام

غیر ہندوؤں کی ہستی کو مٹانے کے ایک طریق یعنی شدھی پر جس قدر زور دیا گیا ہے۔ وہ تو اس قرارداد سے ظاہر ہے۔ جو اوپر نقل کی جا چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جبر اور تشدد سے کام لینے کے لئے یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ

”ہندو مہاسبھا چاہتی ہے۔ کہ ہندو نوجوانوں میں ملٹری سپرٹ پھر سے پیدا کی جائے۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا سب ہندوؤں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ سارے ملک میں اکھاڑوں کا ایک جال بچھا دیں۔ تاکہ ہندو نوجوان اپنی حفاظت کے قابل ہو سکیں۔ اور ہندو قوم ایک زندہ قوم بن کر دنیا کی دوسری اقوام کے ساتھ مساوی درجہ حاصل کر سکے“۔

ہندو اور اچھوت

ہندو مہاسبھا کی راہنمائی میں جو تیاریاں تو مسلمانوں کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ اچھوتوں کے متعلق ان کا جو ارادہ ہے۔ اور جسے پورا کرنے کے لئے گاندھی جی اور سب کام چھوڑ چھاڑ کر وقف ہو چکے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ :-

”ہندو مہاسبھا چھوت چھات کو دور کرنا چاہتی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کام کرتی رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ اچھوتوں کو ہندو قوم میں جذب کر لیا جائے۔ اگر ان کے لئے علیحدہ سکول کھولے گئے علیحدہ حق انتخاب دیا گیا۔ اور علیحدہ پولیٹیکل حقوق دیئے گئے۔ تو وہ بھی مسلمانوں کی پالیسی کا ارادہ کریں گے جس کا نتیجہ ہندوستان اور ہندوؤں کے لئے نقصان دہ ہوگا“۔ (ملاپ ۱۵۔ نومبر)

مسلمانوں سے سوال

گویا اچھوتوں کی ہستی کو کلیۃً مٹا دینا۔ اور انہیں اپنے اندر جذب کر لینا ہندو اپنا مقصد سمجھتے ہیں۔ اب مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے متعلق ہندوؤں کے ان ارادوں کو جن کی تشریح اوپر کی گئی ہے ایک طرف رکھئے۔ اور حکومت سے تعاون اور اس کی اطاعت کے لئے بے تابی کو دوسری طرف۔ پھر دیکھئے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوؤں کے جس خفیہ منصوبہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی قسم کا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب پنڈت جواہر لال نے ہندو مہاسبھا کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ حقیقت ہے۔ اور فی الواقعہ ہندوؤں کی یہی کوشش ہے۔ کہ ہندوستان سے مسلمان اور عیسائیوں کو مٹا کر ایک ہندو راج قائم کیا جائے“۔ اور اسی کے لئے وہ ہر قسم کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں تو کیا مسلمان اب بھی خواب غفلت میں پڑے رہیں گے۔ اور اپنی حفاظت کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ جسمانی لحاظ سے اپنے آپ کو مضبوط بنانے اور متحد ہونے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف اشاعت اسلام پر خاص زور دیں۔ ہندو شدھی کو محض دنیوی سامانوں کے ذریعہ کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ روحانیت کا ان میں نام و نشان نہیں ہے۔ لیکن اسلام دنیا کو روحانی زندگی عطا کرتا ہے۔ پس اگر مسلمان اشاعت اسلام کے لئے کوشش کریں۔ تو حق کی پیاسی روحیں بے تابی کے ساتھ اسلام کی طرف دوڑتی ہوئی آئیں گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان خود حقیقی اسلام پر قائم ہوں کیونکہ کشش اور جذب کی طاقت حقیقی اسلام میں ہی ہے۔ اور وہ اس زمانہ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ہندو اور گائے کا گوشت

اسی پرچہ میں آریہ کمار سبھا کے صدر کی جو خفیہ چٹھی درج کی گئی ہے۔ اس میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم یہ بتایا گیا ہے کہ وہ گئو گھاتک ہیں۔ یعنی گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ ہندوستان میں ان کی ہستی کو ناقابل برداشت قرار دیا گیا ہے۔ گویا ہندوؤں کے پیش نظر گائے کی اس قدر تعظیم و تکریم ہے۔ کہ وہ اس کی خاطر مسلمانوں اور دوسری ان اقوام کو جو گائے کا گوشت استعمال کرتی ہیں۔ مٹا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن گائے کے گوشت کے استعمال کے متعلق ان کی اپنی حالت کیا ہے اس کا پتہ اخبار گورو گھنٹال (۲۵۔ نومبر) کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے:-

”ایک مدت سے وینکارنس نامی ایک شراب ہندوستان کے ہندوؤں میں فروخت ہو رہی ہے۔ ہندو دوکاندار اسے فروخت کرتے ہیں۔ اور ہندو اخبارات اس کے اشتہارات چھاپتے ہیں۔ ان ہندو دوکانداروں اور ہندو اخبارات کی بدولت انگلستان میں بنی ہوئی یہ شراب بکثرت ہندوستان کے ہندوؤں میں فروخت ہو رہی ہے اور ان کے دین و ایمان کو تباہ کر رہی ہے۔ اگر وینکارنس محض شراب ہوتی۔ تو بھی ہندو اخبارات کو اس کا اشتہار چھاپنے سے گریز کرنا چاہیئے تھا۔ مگر اس حالت میں وہ شراب بھی ہو۔ اور اس میں مقدس گائے کا گوشت بھی پڑتا ہو۔ پھر یہ کیونکر برداشت ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو دوکاندار اور ہندو اخبارات کے ذریعہ اسے ہندو قوم میں فروخت کر کے تمام ہندوؤں کا دھرم بگاڑا جائے۔ ایسا ہو رہا ہے۔ ایک مدت سے ہو رہا ہے۔ مگر کوئی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔ اگر کوئی اٹھاتا ہے۔ تو کوئی اس کی سنتا نہیں۔ ہندو قوم بحیثیت قوم کے اس قدر لاپرواہ ہے۔ کہ اسے اس قسم کی باتوں پر توجہ کرنے کی یا تو فرصت نہیں۔ یا وہ اس کی ضرورت نہیں سمجھتی ان حالات میں جبکہ ہندو قوم سے مقدس گئو کی تقدیس اس طرح اڑائی چلی جا رہی ہو۔ اور ہندو قوم کے حلق میں ہندو دوکاندار اور ہندو اخبارات گئو مانس کے ست کی شراب ٹپکاتے ہوں۔ پھر اس قوم کا کیا حشر ہوگا۔ اس گئو مانس کے ست سے بنی ہوئی شراب کا اشتہار جن ہندو اخبارات میں اب تک شائع ہوتا ہے۔ ان میں دہلی کا وہ اخبار ”ہندوستان ٹائمز“ بھی شامل ہے۔ جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ شریمان دھرم بھوشن پنڈت مدن موہن جی مالویہ کا ہے اور جسے چلانے کے لئے سیٹھ برلا نے بہت سا روپیہ خرچ کیا ہے اگر ان مہانو بھاوؤں کے اخبار کا یہ حال ہے۔ کہ وہ گئو مانس سے تیار ہونے والی شراب کے اشتہار چھاپنے سے گریز نہ کریں۔ بلکہ چند روپوؤں کی خاطر یہ ناپاک چیز اپنے ہی ہندو بھائیوں کو پلائیں۔ تو پھر دوسرے ہندو اخبارات کا کیا حال ہوگا۔ وہ کم بخت تو اس پہلو میں جو شرارت کریں۔ کم ہے“۔

کیا یہ حیرت کی بات نہیں۔ کہ ہندو خود تو گائے کے گوشت کے ست سے تیار شدہ شراب کے استعمال کرنے سے پرہیز نہ کریں۔ ہندو اخبارات اسے ہندوؤں کے حلق میں ٹپکانے میں معروف ہوں۔ اور باوجود شور مچانے کے اس کے پینے سے باز نہ رہیں۔ لیکن مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے کی وجہ سے کشتنی۔ اور گردن زدنی قرار دیں۔ دراصل جاہل طبقہ کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنے کا یہ ایک بہانہ ہے۔ ورنہ لکھے پڑھے ہندو گائے کا گوشت استعمال کرنے سے خود دریغ نہیں کرتے۔

شدھی سبھا کے ڈھول کا پول

شدھی کے متعلق بڑے بڑے دعوے کرنے اور نہایت ہی مبالغہ آمیز نتائج پیش کرنے والے لوگوں کی سب سے ”بڑی ٹولی“ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اسلام سے قطعاً ناواقف اور غربت زدہ لوگوں کو طرح طرح کے لالچ دے کر۔ دباؤ ڈال کر۔ اور مجبور کر کے صرف نام کے طور پر شدھ ہونے والے بعض لوگوں کو وہ اپنے پھندے میں پھانس لیتے ہیں۔ اور ان کے متعلق مبالغہ آمیز اعلانات کر کے عام ہندوؤں کی جیبیں خالی کراتے رہتے ہیں۔ لیکن دراصل ان لوگوں نے اسے نفع بخش کاروبار کی شکل دے رکھی ہے! اور اس کے لئے آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا عرصہ سے اس لئے میدان جنگ بنی ہوئی تھی۔ کہ پہلے لوگوں کو نکال کر کچھ اور لوگ اس پر قبضہ جمانا چاہتے تھے۔ یہ کشمکش اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ بالفاظ پرتاپ (۲۶۔ نومبر) عدالت نے شدھی سبھا کے پریس پر قفل لگوا کر اسے اپنے چارج میں لے لیا ہے۔ عدالت کا اہلکار شدھی سبھا کے دفتر کی بھی قفل بندی کرنے گیا تھا۔ مگر رائے صاحب یہ کہنے پر کہ یہ ان کا ۔۔۔ پرائیویٹ مکان ہے قفل بندی نہیں کی گئی۔ عدالت کی اس کارروائی کے بعد شدھی سبھا کے نئے ادھیکاریوں نے سبھا کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور پرانے ادھیکاریوں کو شدھی سبھا کے نام سے کوئی کام کرنے کا حق نہیں رہا۔ پرانے ادھیکاریوں کو عدالت کے ذریعہ برطرف کر کے نئے لوگوں کا شدھی سبھا پر قابض ہونا بتاتا ہے۔ کہ شدھی سبھا کی کیا حقیقت ہے۔

احمدیت کے خلاف سیاست کا سلسلۂ مضامین

(۱۶)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل یا برابر ہونیکا غلط الزام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو شعر

آٹھویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں۔

آنچہ داد است ہر نبی را جام ٭ داد آں جام را مرا بتمام
انبیار گرچہ بودہ اند بسے ٭ من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

یعنے ہر نبی کو جو پیالہ خدا تعالےٰ نے دیا۔ وہی بلا کم و کاست مجھے بھی دیا گیا۔ اور میں کسی نبی سے عرفان میں کم نہیں۔ ان اشعار کو دعوئے فضیلت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ ان میں صرف یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح گذشتہ انبیار کو خدا تعالےٰ نے نبوت اور عرفان عطا فرمایا۔ اسی طرح مجھے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اور حضور علیہ السلام کی پیروی کی برکت سے بخشا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر فرمایا

وارثِ مصطفیٰ شدم بہ یقیں ٭ شدہ رنگین برنگِ یارِ حسیں

براہین حصہ پنجم کا حوالہ

نویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹ کے حوالے سے پیش کی ہے

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا۔ کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں"

یہ الفاظ حضور ؑ نے اپنے الہام جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کی تفسیر اور تشریح میں بیان فرمائے ہیں۔ اور ان سے فضیلت کا استدلال کرنا ہرگز صحیح نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی جگہ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے۔ کہ آدم ؑ سے لے کر آخیر تک جسقدر انبیار علیہم السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں۔ یا غیر اسرائیلی۔ ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ . . . . اس میں یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ تمام انبیار علیہم السلام کے جانی دشمن اور سخت مخالف جو عناد میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ جن کو طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ بھی ان سے مشابہ ہیں۔ اگر وہ توبہ نہ کریں . . . . اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے گذشتہ نبیوں کے ساتھ رنگا رنگ طریقوں میں نصرت اور تائید کے معاملات کئے ہیں۔ ان معاملات کی نظیر بھی میرے ساتھ ظاہر کی گئی ہے۔ اور کی جائے گی"

گویا اس الہام کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض خاص امور اور صفات میں مشابہت کی وجہ سے حضور ؑ کو خدا تعالےٰ نے تمام انبیاء کا مثیل قرار دیا۔ اور یہ امر کسی سمجھدار انسان کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں بھی خدا تعالےٰ نے ایک نبی کو تمام انبیار کا قائم مقام قرار دیا ہے۔ چنانچہ کذبت قوم نوح المرسلین یعنے نوح ؑ کی قوم نے تمام رسولوں کی تکذیب کی۔ اسی طرح فرمایا کذبت قوم لوط المرسلین۔ یعنے حضرت لوط ؑ کی قوم نے تمام رسولوں کا انکار کیا۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح ؑ اور حضرت لوط ؑ کی قوم کی طرف تمام رسولوں کی تکذیب کو منسوب کیا ہے حالانکہ انہوں نے صرف ایک ایک نبی کی تکذیب کی تھی۔ یعنی قوم نوح ؑ نے صرف نوح ؑ کی۔ اور قوم لوط ؑ نے صرف لوط ؑ کی۔ لیکن چونکہ ہر ایک نبی دوسرے انبیار کا مثیل اور نمونہ ہوتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک کی تکذیب کو تمام کی تکذیب ٹھہرایا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام قرآن مجید کے عین مطابق ہے۔ اور اس سے فضیلت کلی کا استدلال درست نہیں

کتاب معیار الاخیار کا حوالہ

دسویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب معیار الاخیار صفحہ ۱۱ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے

"میں وہی مہدی ہوں۔ جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ وہ حضرت ابوبکر رضؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابوبکر رضؓ تو کیا وہ تو بعض انبیار سے بہتر ہے۔"

ظاہر ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امام ابن سیرین کے عقیدہ کی رو سے اپنا دعوےٰ پیش کیا ہے۔ لہٰذا اگر سید صاحب کے نزدیک یہ امر قابل اعتراض ہے۔ تو آپ کا یہ اعتراض پہلے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ پر پڑے گا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ کا بعض انبیار سے اپنی فضیلت کا دعوےٰ گذشتہ بزرگوں کے مسلمات سے ہے۔ پس معقولیت کی رو سے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو صرف آپ کے دعویٰ مہدویت اور مسیحیت پر ہونا چاہیئے۔ نہ اس بات پر کہ آپ نے فضیلت کا دعویٰ کیا۔ کیونکہ آپ نے جس فضیلت کا دعوےٰ کیا۔ وہ تو مہدی اور مسیح موعود کیلئے پہلے سے امت میں مسلم ہے۔ لہٰذا جو شخص مہدی اور مسیح موعود ؑ ہونے کا دعوےٰ کرے گا۔ وہ اس فضیلت کا بھی مدعی ہو گا۔ پس اختلاف تعیین مہدی و مسیح موعود میں ہو سکتا ہے۔ نہ کہ اس کے مرتبہ اور درجہ میں۔ کیونکہ اس کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے۔ مگر افسوس سید صاحب نے اس بات پر بحث شروع کر دی جس کا پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور اس قسم کی بحث محض تضیع اوقات ہے

ایک الہامی شعر

گیارھویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہامی شعر نقل کیا ہے

مقام او مبین از راہ تحقیر ٭ بدورانش رسولاں ناز کردند

اس سے بھی فضیلت کلی کے دعوےٰ کا استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میں تبلا چکا ہوں۔ کہ جیسے چھوٹے کو بڑے پر ناز ہوتا ہے۔ اسی طرح بڑے کو بھی چھوٹے پر ناز ہو سکتا ہے۔ اور سید صاحب کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ ہمیشہ چھوٹے ہی کو بڑے پر ناز ہوا کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے شعر کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چھوٹے انبیار آپ پر اس لحاظ سے ناز کرتے ہیں۔ کہ ان کی جماعت کا ایک فرد اعلےٰ خدمات سرانجام دے کر اور ان کے کارناموں کو زندہ کر کے ان کے گروہ کی عزت افزائی کا باعث ہوا۔ اور آپ سے بڑے نبی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر اس وجہ سے ناز کرتے ہیں۔ کہ حضور کے اتباع میں سے ایک نے دوبارہ دین کو دنیا میں قائم کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کیا ٭

حضرت مسیح ابن مریم سے فضیلت کا دعوےٰ

بارھویں سے پندرھویں نمبر تک سید صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بعض ایسی عبارتیں نقل کی ہیں۔ جن میں حضور ؑ نے اپنے مقام کو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے افضل قرار دیا ہے۔ اس کا جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی اس سے قبل دے چکا ہوں۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام موسوی سلسلہ کے آخری خلیفہ تھے۔ اور صرف یہود کی اصلاح کے لئے

مبعوث ہوئے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محمدی سلسلہ کے آخری خلیفہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں تمام جہاں کی طرف مبعوث ہیں۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ جیسے موسوی سلسلہ کے بانی حضرت موسےٰ علیہ السلام محمدی سلسلہ کے بانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درجہ میں کم ہیں۔ اسی طرح موسوی سلسلہ کے آخری خلیفہ یعنے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام محمدی سلسلہ کے آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود علیہ السلام سے درجہ میں کم ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ استدلال ایک نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہے۔

امام حسین سے فضیلت کا دعوےٰ

سولہویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل شعر نقل کیا ہے:-

کربلائیست سیر ہر آنم ؛ صد حسین است درگریبانم

یہ شعر عموماً ایسے لوگ جنہیں معقولیت سے کوئی غرض نہیں۔ اور جاہل لوگوں کو اشتعال دلانا چاہتے ہیں۔ پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر اب معقولیت کے بلند بانگ دعوے کرنے والے یعنی جناب سید حبیب صاحب بھی اسے ہی پیش کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس شعر کو درج کرنے سے آپ کا منشار کیا ہے۔ اگر آپ کا مدعا یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امام حسین سے افضل ہونے کا دعوے کیا۔ تو جیسا کہ اس سے پیشتر میں عرض کر چکا ہوں۔ ایک موٹی سے موٹی عقل کا انسان بھی یہ امر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس شخص کا دعوے یہ ہے۔ کہ میں مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ اس کا ساتھ ہی یہ بھی دعوے ہے۔ کہ میرا مقام اور منصب وہی ہے۔ جو مسیح موعودؑ اور مہدی کے لئے امت محمدیہ میں مسلم ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی مسلمان بھی یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ مہدی اور مسیح موعود کا درجہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے کمتر ہوگا۔ اگر سید صاحب کو خود اس بات کا علم نہ تھا۔ تو امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا قول ہی دیکھ کر جس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب میں کیا تھا۔ اعتراض کرنے سے رک جاتے مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے وقت معقول سے معقول آدمی بھی ایسا طریقہ اختیار کر لیتا ہے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اندھا دھند نکتہ چینی کرنے والے عیسائی وغیرہ مخالفینِ اسلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ سید صاحب ہی بتلائیں۔ کہ اگر ایک عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے دعاوی پر بحث کرنے لگ جائے۔ تو آپ اسے سوائے اس کے اور کیا جواب دیں گے۔ کہ پہلے ہمیں حضور علیہ السلام کے اصل دعوے کی صداقت پرکھنی چاہیئے۔ اگر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ حضور اس میں صادق ہیں۔ تو افضلیت کے تمام دعاوی صادق ہوں گے کیونکہ یہ سب اس کے تابع اور ماتحت ہیں۔ لیکن اگر اصل دعوے ثابت نہ ہوا۔ تو دوسرے دعوے خود بخود باطل ہو گئے۔ پس معقولیت اور انصاف پسندی کا اقتضاء یہ تھا۔ کہ سید صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کرتے وقت اسی اصل کی پیروی کرتے۔ مگر ہمارے مخالفین کی یہ عجیب حالت ہے۔ کہ وہ وہی پوزیشن اختیار کر لیتے ہیں۔ جو مخالفین اسلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات کرتے وقت اختیار کیا کرتے ہیں۔ اب اگر کوئی سوچنے والا ہو۔ تو سوچے۔ کہ بھلا یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔ کہ جس نے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو حضرت امام حسین سے کیوں افضل قرار دیتا ہے۔ اگر ایسے معترض کے نزدیک عقل تحقیق اور علم اسی کا نام ہے تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس کے نزدیک جہالت اور نامعقولیت کسے کہتے ہیں

ایک الہام

ستارھویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل الہام البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۹ کے حوالہ سے درج کیا ہے۔

"میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔ اور قریب ہے۔ کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا۔"

اس میں بھی کوئی امر قابل اعتراض معلوم نہیں دیتا۔ کیونکہ یہاں صرف اسی بات کا دعوے کیا گیا ہے۔ کہ جو تطہیر قلوب کا کام قرآن مجید نے کیا ہے۔ وہی میرے ذریعہ ہوگا۔ پھر "قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا۔ جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا" کے الفاظ میں اپنے حَکَم ہونے کا دعوے کیا ہے۔ یعنے جس طرح قرآن مجید نے اختلافات کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس لحاظ سے اس کا نام فرقان ہے اسی طرح میں بھی امت محمدیہ کے اختلافات کا فیصلہ کروں گا۔ اور حق و باطل میں فرق کر کے دکھاؤں گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کو فضیلت کے دعوے سے کوئی تعلق نہیں۔

بعض فارسی اشعار

اٹھارھویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض فارسی اشعار درج کئے ہیں۔ جن میں حضور نے اپنی وحی کو اسی طرح خطا سے منزہ قرار دیا ہے۔ جس طرح کہ دوسرے انبیاء اور قرآن مجید کی وحی کو نیز یہ کہ حضورؑ کو اپنی وحی کی صداقت پر اسی طرح یقین ہے۔ جیسے کہ پہلے انبیاء کو اپنی وحیوں پر تھا۔ سید صاحب نے یہ ظاہر نہیں کیا۔ کہ ان اشعار کو نقل کرنے سے ان کا مقصود کیا ہے۔ عام معترضین ان سے یہ استدلال کر کے لوگوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وحی کو قرآن مجید کی وحی کے ہم رتبہ قرار دیا ہے۔ اور چونکہ سید صاحب دوسرے معترضین کی نقل کر رہے ہیں اس لئے غالباً آپ کا بھی یہی مقصد ہوگا۔ لہذا اس کے جواب میں گزارش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وحی کو کبھی قرآن مجید کے ہم رتبہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء سے افضل مانا ہے۔ اسی طرح حضورؑ پر جو قرآنی وحی نازل ہوئی۔ اسے بھی تمام الہاموں اور وحیوں سے افضل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضور کشتی نوح ص ۲۴ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ . . . . قرآن وہ کتاب ہے۔ جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں"

نیز تحفہ بغداد ص ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"والقرآن مخصوصٌ بالقطعیۃ التامۃ ولہ مرتبۃٌ فوق المرتبۃ کل کتاب و کلِ وحیٍ"

یعنے قرآن مجید قطعیت تامہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور اس کا مرتبہ ہر ایک کتاب اور وحی سے بالاتر ہے۔

ان اشعار سے مراد صرف اس قدر ہے۔ کہ حضور کو اپنے الہام اور وحی کی صداقت اور اس کے منزہ عن الخطا ہونے پر ایسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ گذشتہ انبیاء کو اپنے الہامات اور وحیوں کی صداقت اور ان کے منزہ من الخطا ہونے پر تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ اپنی اور قرآن مجید کی وحی کو ہم رتبہ قرار دینا مقصود ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق تو حضورؑ نے اپنی تصنیفات میں جا بجا اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ قرآنی وحی تمام وحیوں سے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئیں اعلےٰ اور افضل ہے۔

ایک الہام کے متعلق غلط فہمی

آخیر پر سید صاحب لکھتے ہیں:-

"خطبہ الہامیہ کے ص ۲۳ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:" مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔" لیکن مرزا صاحب کی تعلی کی انتہا یہ ہے۔ کہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ انہیں الہام ہوا تھا کہ انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہٗ کن فیکون یہ الہام البشریٰ جلد دوم کے ص ۹۴ پر درج ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خداوند کریم نے مرزا صاحب سے کہا کہ اے مرزا تحقیق تیرا ہی حکم ہے۔ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اس سے کہدیتا ہے۔ کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔" مجھ گناہ گار کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کُن فیکون کا دعوے خداوند تعالےٰ کے سوا کسی کی شان کے شایاں نہیں۔ اور سید ہاشمی نسب امی لقب (فداہٗ روحی) نے بھی ایسا دعوے نہیں کیا۔ اگر یہ حال بروزی نبی کا ہے تو مستقل نبی کا کیا ہوگا"

سید صاحب کا یہ اعتراض ایک غلط فہمی پر مبنی ہے۔

اور وہ یہ کہ آپ الہام انما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون کی ضمائر خطاب کے مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے۔ اس میں "اے مرزا" کے الفاظ آپ نے اسی غلط فہمی کی وجہ سے زائد کئے ہیں۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ ملہم پر جو الہام بصیغہ خطاب نازل ہو۔ اس کا مخاطب ملہم ہی ہو۔ بلکہ بعض اوقات اس کا مخاطب خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ایاک نعبد و ایاک نستعین (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ مخاطب ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں بھی ملہم کی زبان سے خدا تعالیٰ کو خطاب ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ قل یعنی کہہ کا لفظ اس سے پہلے محذوف مانا جائے۔ جیسے قرآن مجید کے کئی مقامات پر قل کو مقدر مانا گیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ میں اپنے الہامات کی جو ترتیب بحکم الٰہی شائع فرمائی ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس الہام میں مخاطب خدا تعالیٰ ہے۔ اور وہ ترتیب یہ ہے۔ رب انی مغلوب فانتصر فسحقھم تسحیقا۔ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے انما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون۔ اور ان الہامات کا ترجمہ حضور کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ "اے میرے خدا میں مغلوب ہوں۔ میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی وضع سے دور جا پڑے ہیں۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے"

اس سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی۔ کہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی الہامی دعا میں خدا تعالےٰ کو مخاطب کرکے یہ عرض کر رہے ہیں۔ کہ اے خدا تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کی الہامی دعا میں خدا تعالیٰ مخاطب ہے

علاوہ ازیں اس کا مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وجہ سے بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ حضور علیہ السلام نے اپنی محکم تحریرات میں کن فیکون کے اختیارات کا مالک صرف ذات باری تعالیٰ ہی کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ کشتی نوح صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیوں دفعہ میں نے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا۔ اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا۔ لہ ملک السمٰوٰت والارض۔ یعنی زمین پر بھی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بھی۔ اور پھر اس آیت پر ایمان لانا پڑا۔ کہ انما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون۔ یعنی تمام زمین اور آسمان اس کی اطاعت کر رہی ہیں۔ جب ایک کام کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا۔ تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے"

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کن فیکون کے اختیارات کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ یہ اختیارات حضور نے خدا تعالےٰ کی ذات سے منسوب کئے ہیں ہاں جیسا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مقالہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الٰہ الا انا اقول للشیئ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیئ کن فیکون۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے کہ اے ابن آدم میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ جب ایک چیز کو حکم دیتا ہوں کہ ہو جا تو وہ فی الفور ہو جاتی ہے۔ تو میری اطاعت کر تا میں تجھے ایسا ہی کر دوں۔ کہ جب تو کسی چیز کو کہے۔ ہو جا تو وہ فی الفور ہو جائے اس کے مطابق جیسے دیگر اولیاء اللہ اور انبیاء سے خوارق اور معجزات بحکم الٰہی ظاہر ہوئے اور ان میں صفات الٰہیہ کا ظہور ہوا۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے بھی خوارق ظاہر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کی صفات کا آپ کے ذریعہ بھی ظہور ہوا۔

زندہ اور فنا کرنے کی صفات

یہ جو فرمایا۔ کہ "مجھے فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے" اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ظلی طور پر خدا تعالیٰ کی یہ صفات حضور میں ظاہر ہوئیں۔ اور جیسا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ بطور خوارق اور معجزات خدا تعالےٰ کی کسی صفت کا اس کے اذن سے وقتی طور پر کسی بندے کے ذریعہ ظاہر ہونا باعث اعتراض نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرًا باذن اللہ میں سب کو مسلم ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بنائے ہوئے پرندوں کو تھوڑی دیر کے لئے قوت پرواز حاصل ہو جاتی تھی۔ علاوہ ازیں اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ مجھے خدا تعالےٰ نے حق کو زندہ کرنے اور باطل کو بدلائل فنا کرنے کی طاقتیں دی ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں فرمایا۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حیّ عن بینۃ۔ پس اس جگہ بھی جسمانی ہلاکت یا جسمانی زندگی مراد نہیں۔ بلکہ دلائل کے ساتھ روحانی زندگی مراد ہے۔ اور مسیح موعود کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس کے دم سے کافر مریں گے۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ دلائل کے ساتھ ان کو مردہ اور اسلام کو زندہ ثابت کریگا۔ چنانچہ آپ نے یہ کام کر دکھایا۔ تمام دیگر مذاہب کو مردہ ثابت کرکے اسلام کو اس کے نبی کو اور اس کی کتاب کو زندہ ثابت کیا

آہ نادرشاہ کہاں گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون جو الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں "آہ نادرشاہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ صیغہ تالیف و تصنیف کے ایما سے بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ تاکہ اس لطیف اور ضروری مضمون کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جا سکے۔ یہ ٹریکٹ سکولی کتابوں کے سائز کے ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ سفید لکھائی عمدہ چھپائی اعلیٰ۔ مگر قیمت صرف اڑھائی روپے سینکڑہ ہے۔ اور جو دوست یا جماعتیں ایک ہزار یا اس سے زائد منگوائیں انہیں دو روپے چار آنہ سینکڑہ کے حساب سے ہی دیدیا جائے گا۔

امید ہے کہ دوست اس نادر اور مفید مضمون کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینگے۔ اور دنیا پر یہ امر واضح کر دینگے۔ کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے رسول ہیں۔ جن کی صداقت و حقانیت پر آج بھی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ایک معزز گھرانے کا احمدیت میں داخلہ

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ ایک معزز و مقتدر اور شریف خاندان کے رکن مولوی حکیم سید عبدالقیوم شاہ صاحب نور محلی مع اہل و عیال احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ خان بہادر و سردار بہادر، صوبیدار میجر و رسالدار میجر، ستارۂ ہند حضرت مولوی حافظ قاری ڈاکٹر سید شیخ جان محمد خان صاحب شریقی سابق فسٹ کلاس سینیئر ملٹری ہوسپٹل اسسٹنٹ و رئیس اعظم نور محل کے فرزند ارجمند اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری سابق وکیل "ندوۃ العلماء لکھنؤ" کے حقیقی بھتیجے و داماد ہیں۔

شاہ صاحب ممدوح قابل مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت مخالف حالات میں احمدیت کو قبول کیا۔ ان کا تقریبًا تمام خاندان کسی نہ کسی رنگ میں ان کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور سرکار کی مہربانیوں سے آپ سخت مشکلات میں مبتلا ہیں۔

تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے التماس ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو تمام مصائب و آلام اور مشکلات سے نجات بخشے۔ (خاکسار:- امیر محمد خان احمدی انسپکٹر)

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

لکھنؤ میں جلسہ

ہندوستان کے دوسرے مقامات کی طرح ۲۶ نومبر کو لکھنؤ کے گنگا پرشاد میموریل ہال میں حسب اعلان جناب چودہری محمد اسماعیل صاحب سپیشل مجسٹریٹ کی صدارت میں جو کہ ہمیشہ پبلک کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ یوم النبی کا جلسہ ٹھیک ساڑھے چھ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد مشہور شعراء شلاً مسٹر محمد عمر صاحب عمر انصاری۔ مسٹر شوکت تھانوی۔ اور مسرور صاحب نے اپنی نظمیں پڑھیں۔ جو خاص اس تقریب کے لئے لکھی گئی تھیں۔ نظموں کی بہت تعریف کی گئی۔ اور پہلی دو نظموں کے دوران میں پبلک نے کئی بار اظہار مسرت کیا۔

لیکچراروں میں سید ارشد علی صاحب۔ مولوی سید ارتضےٰ علی صاحب آف پنجاب سائیکل ورکس۔ اور مولانا حفیظ الدین صاحب آف انجمن اتحاد ترقی مولوی گنج لکھنؤ تھے۔ پہلے دو اور آخری لیکچرار کے لیکچر کے دوران میں لوگ بُت بنے بیٹھے رہے۔ اور نہایت توجہ سے لیکچر سنتے رہے۔ آخری لیکچرار مولانا احمد زمان صاحب تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی مہتروں کی فلاح وبہبود کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ ان کی مزاحیہ تقریر کو لوگوں نے بہت پسند کیا ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور کئی لوگوں کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے باہر کھڑا رہنا پڑا۔ بالائی منزل پر پردہ نشین مستورات کے لئے بھی انتظام تھا۔

اس سال کے جلسہ کی یہ خصوصیت تھی۔ کہ غیر مسلم اصحاب بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ اگرچہ ایک محدود طبقہ ایسے لوگوں کا بھی تھا۔ جو یوم النبی کے منائے جانے کے خلاف تھا۔ تاہم ان کی کوششوں کے باوجود اجلاس بہت کامیاب رہا۔

خاکسار محمد زبیر (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

دہلی میں جلسہ

۲۶ اکتوبر آٹھ بجے شب پریڈ گراؤنڈ میں یوم النبیؐ کا شاندار جلسہ نواب محمد یامین خاں صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد جن میں مختلف مذاہب وملل کے لوگ تھے۔ چار ہزار سے زائد تھی۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے عالم وفاضل اصحاب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور باہم محبت واخوت کے متعلق آپ کی بے نظیر تعلیم کے متعلق دلچسپ اور فصیح تقریریں کیں۔ لیکچراروں میں سید شیر محمد صاحب ایم۔ اے۔ سردار امر سنگھ صاحب بمرال۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مسلم مشنری۔ منشی بلدیو سنگھ صاحب ایس۔ اظہر علی صاحب ایم۔ او ایل۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ اشتیاق حسین صاحب پروفیسر اور سردار گوربچن سنگھ صاحب تھے۔ پنڈت ایشور پرشاد صاحب نگم خادم صاحب اور آسان صاحب نے نعتیں پڑھیں۔ غیر مسلموں کی تقریروں کا پبلک پر اور صاحب صدر پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بلاشبہ ان کی تقریریں عقیدت کے اظہار میں بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ سردار امر سنگھ صاحب بمرال نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ "مجھے سب سے زیادہ محبت اپنے مسلمان بھائیوں سے ہے۔ اس لئے کہ میرے گورو جی مہاراج نے قرآن مجید سے ہی توحید کی تعلیم حاصل کرکے ہم لوگوں کو موحد بنایا۔ اگر خدا تعالےٰ فرمائے۔ کہ اے امر سنگھ تو کیا چاہتا ہے۔ تو میں گو غریب ہوں لیکن سچ کہتا ہوں۔ کہ میں ہرگز خدا سے مال نہیں مانگوں گا۔ مجھے اچھا کھانا اور عمدہ کپڑے میسر نہیں۔ لیکن میں بغیر عمدہ کھانے اور کپڑے کے گزارہ کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں خدا سے صرف یہ مانگوں گا۔ کہ اے خدا تو اپنے پیارے محمد (صلعم) کو دوبارہ دنیا میں بھیج دے..... " اسی طرح دوسرے غیر مسلم مقررین اور مسلم حضرات کی اعلےٰ تقریروں کا یہ اثر ہوا۔ کہ باوجود سخت سردی اور موسم کی خرابی کے کوئی شخص جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔ اور تمام مجمع ۱۱½ بجے شب تک ہمہ تن گوش بن کر سنتا رہا صدر صاحب نے ایسے جلسوں کو باہم محبت واخوت بڑھانے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی منافرت دور کرنے کا بہترین ذریعہ قرار دیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ہمیں تمام بانیان مذاہب کی عزت وتوقیر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ سب خدا کے پیارے اور اس کے محبوب تھے۔

(خاکسار:۔ عبدالحمید سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی)

سکندر آباد میں جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے ماتحت یوم النبیؐ کے سالانہ اجلاس ۲۶ نومبر کو سکندر آباد اور حیدر آباد اور اضلاع میں منعقد ہوئے۔ سکندر آباد میں صدر نواب نظیر یار جنگ بہادر بیرسٹر جج ہائی کورٹ تھے۔ مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیر مسلم مشنری انگلینڈ ومغربی افریقہ نے "محمدؐ بنی نوع انسان کا نجات دہندہ" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ جلسہ میں ہندو عیسائی اور مسلم معززین شامل ہوئے

حیدر آباد میں جلسہ

حیدر آباد میں دیوان بہادر ارداموداآئنگر ایڈووکیٹ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ معزز ہندو اور مسلمانوں نے متعدد لیکچر دیتے ہوئے اسبات کا عملی ثبوت دیا۔ کہ اپنے محبوب بادشاہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام کی ہندو مسلم رعایا کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔ شام کے وقت نواب اکبر یار جنگ بہادر کے بنگلہ پر بیگم ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹر کی صدارت میں مستورات کا جلسہ ہوا۔ لیکچر دیئے گئے۔ اور نظمیں پڑھی گئیں۔ لٹریچر کثرت کے ساتھ تقسیم کیا گیا۔ الحمد للہ کہ ہر جگہ ایک خاص جوش مسرت نظر آتا تھا۔ (عبد اللہ الہٰ دین)

کلکتہ میں جلسہ

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر کو البرٹ ہال میں ساڑھے پانچ بجے شام یوم النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں مسلم اور غیر مسلم اصحاب بکثرت شامل تھے۔ ڈاکٹر پرامتھا ناتھ بینرجی۔ ایم۔ اے ڈی۔ ایس۔ سی بار ایٹ لاء پروفیسر اقتصادیات کلکتہ یونیورسٹی نے صدارت کی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر بینرجی نے افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ وہ تمام انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ اسلام کے معلم اعظم نے ایسی تعلیم دی ہے۔ جس سے دنیا میں صلح وآشتی اور محبت کی بنیاد قائم ہوگئی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ پیغمبر اسلام نے عورت و مرد میں کیرکٹر کی پاکیزگی کا حکم دیا ہے۔ اور شراب نوشی کی پُرزور ممانعت کی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بقول مسٹر لائڈ جارج شراب نوشی جنگِ عظیم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ان کے بعد مولوی دولت احمد خان صاحب بی۔ ایل نے تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام ہی عالمگیر اخوت قائم کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی ضمیر کی آزادی کو بھی برقرار رکھتا ہے۔ عورت کے درجہ کی بلندی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا ایک بے نظیر پہلو ہے۔ اس کے بعد آپ نے واضح کیا۔ کہ کس طرح اسلام اقتصادیات اور عدل والنصاف پر زکواۃ دینے کے حکم اور ممانعت سود کے ساتھ اثر ڈالتا ہے۔ تیسرے لیکچرار کلکتہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر کالی داس ناگ صاحب تھے۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی انسانیت کے محسن عظیم ہونے کی حیثیت سے بہت تعریف کی۔ آپ نے اس کامل اتحاد پر بھی زور دیا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کے ذریعہ مختلف ممالک کے رہنے والوں میں پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ناگ صاحب ایک ایسے سکالر ہیں۔ جنہوں نے بہت سیاحت کی ہے۔ انہوں نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر بتایا۔ کہ کس طرح تین براعظموں یعنے ایشیا افریقہ اور یورپ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ عظیم الشان کام رونما ہے۔

ان کے بعد مسز نیرا بردواجکرا ورتی نے تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلےٰ اصول پر یقین رکھتی ہے۔ اپنے آپ کو ایک مسلمہ خیال کرتی ہے۔ اور اس جلسے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت کیلئے آئی ہے

آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن میں اپنے آپ پر ضبط اور جوانی میں غرباء کے حقوق کے تحفظ کے لئے مردانہ وار کھڑے ہونے کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ کس طرح گھر کے کاموں میں اپنی بیویوں کی امداد کرتے تھے۔ دن کو آپ کس طرح کام کرتے۔ اور رات کو عبادت میں مصروف رہتے۔ اس سے معزز مقررہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ نبی پاک ہمارے لئے ایک اعلےٰ نمونہ تھے۔ اس سے ہم کو یہ سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ کس طرح ایک آدمی دنیوی مشاغل کے باوجود خدا رسیدہ ہو سکتا ہے۔

پروفیسر عبد القادر صاحب ایم۔ اے اسلامیہ کالج نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام تعلیم کا مرکزی نقطہ خالص توحید الٰہی ہے۔ اور آپ کی تعلیم کا یہ مرکزی نکتہ ایسا ہے۔ کہ یہ مختلف ممالک کے مذہبی مصلحین اور مصلحین پر بغیر اثر کئے نہیں رہا۔ یورپ نے بھی جبکہ مسلمان سپین میں گئے۔ اس سے روشنی حاصل کی۔ ہندوستان میں اس تعلیم نے پنجاب میں نانکؒ کو پیدا کیا۔ یوپی میں کبیرؒ کو اور بنگال میں راجہ رام موہن رائے کو۔ اس کے بعد بیگم مؤید زادہ ایف۔ ایس چودہری ایم اے نے جو آقا مؤید الاسلام سید جلال الدین الحسینی ایڈیٹر حبل المتین کی لڑکی ہیں۔ ایک دلچسپ اور بصیرت افروز مضمون رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر پڑھا۔ اور بتایا۔ کہ آپ دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کیونکہ آپ نے بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے امور میں کبھی نہ مٹنے والے نقش اپنے پیچھے چھوڑے ہیں آپ غیر منظم۔ بد اخلاق اور شرابی لوگوں میں پیدا ہوئے۔ مگر آپ نے عربوں کو ایک عظیم الشان قوم بنا دیا۔ آپ نے انہیں ایک قانون دیا۔ جو بقول ایڈمانڈ برک ایسا قانون ہے۔ جو عالمانہ اور دانشمندانہ اصول قوانین سے عبارت ہے۔ اور جس کی مثال دنیا نے کبھی پیش نہیں کی۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کے یورپ پر احسانات کا ذکر کیا۔ اور آخر میں بتایا۔ کہ کس طرح اسلام موجودہ دنیا کو ان پریشان کن مسائل کا حل بتاتا ہے۔ جنہوں نے سوسائٹی کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم پر بزبان بنگالی تقریر کی جس میں مولانا جلال الدین رومی کی تحریرات کے حوالے بکثرت دیئے

صدر جلسہ ڈاکٹر بینرجی نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا۔ کہ وہ ایسے جلسوں کو جن میں لوگ دوسرے بانیان مذاہب کے ساتھ عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے جمع ہوں۔ ملک کے امن اور اتحاد کے لئے اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد اردو تقریروں کا سلسلہ سات بجے شام شروع ہوا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ منتخب شدہ صدر مسٹر شہید سہروردی افسوس کہ نہ آسکے۔ اور حکیم ابو طاہر صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرائض صدارت سرانجام دیئے۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے جو قادیان سے آئے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر ایک گھنٹہ سے زائد تقریر کی۔ اور قرآن کریم کے عطا کردہ حقوق نسوانی اور غلاموں کی آزادی کا خصوصیت سے ذکر کیا۔

آپ کی تقریر بہت اشتیاق سے سنی گئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں تاریخ اسلام سے بھی حوالہ جات پیش کئے۔ کئی ایک مخالفانہ ہینڈ بلوں پوسٹروں اور پریس پروپیگنڈا کے باوجود جو غیر احمدیوں کے ایک طبقہ کی طرف سے کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ حاضرین میں سیٹھ احمد صالح جی۔ ڈاکٹر کالیداس ناگ مسز انیرا پروا چکرورتی۔ مولانا ناصر علی خان صاحب ایم۔ اے کلکتہ یونیورسٹی مسٹر یمی پونشو ایڈیٹر سینر اسلام جاوا۔ بیگم ایف۔ ایس۔ مؤید زادہ چودہری ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ سپرنٹنڈنٹ سخاوت میموریل گرلز سکول کلکتہ۔ بیگم قمر سلطان مؤید زادہ بی۔ اے۔ بیگم ہمایوں سلطان مؤید زادہ اور دیگر معززین بھی تھے:۔ سید کریم بخش

بمبئی میں جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک کے مطابق ۲۶ر نومبر کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کے لئے مسلمانان بمبئی نے سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اور مسلم سٹوڈنٹ یونین اور کئی دوسری مقامی سیاسی وغیر سیاسی جماعتوں کی امداد سے ۵½ بجے شام کو بلاو تسکی لاج چوپاٹی میں پبلک جلسہ ہوا۔ غیر مسلم پبلک کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ کثرت سے شامل ہوئی۔ اور ہال آخر وقت تک بھرا رہا۔ افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مسٹر منیر احمد صاحب انصاری نے کی۔ اس کے دوران میں تمام حاضرین کھڑے رہے۔ مسٹر ایف۔ ایچ دلبھ بھائی آنریری سکرٹری مسلم سٹوڈنٹ یونین کی تحریک پر آنریبل مسٹر جسٹس مرزا علی اکبر خان آف بمبئی ہائیکورٹ جنہوں نے پہلے صدارت منظور کر لی تھی۔ کرسی صدارت پر تشریف لائے آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور سب زمانوں کے لئے ہے۔ اور بتایا۔ کہ اسلام کے بنیادی اصول رواداری۔ عالمگیر اخوت اور راستی ہیں۔ مسز سروجنی نیڈو نے ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا ایک پیغام پڑھا۔ جو ان کی وساطت سے سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کے نام ارسال کیا گیا تھا۔ مسز نیڈو نے خود بھی اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ وہ ایک مسلم ریاست (حیدر آباد) کی باشندہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی عظمت اور برتری کو بخوبی محسوس کرتی ہیں۔ پیغمبر اسلام دراصل تمام بنی نوع انسان کے لئے پیغمبر تھے۔ اور ہندوستان پر اسلام کا یہ احسان ہے۔ کہ اس نے ان کی نظر کو ہندوستان کی حدود سے باہر نکالا۔ اور اس طرح اسے وسعت دے کر دور دراز ممالک تک پہنچایا۔ اور قومی نقطہ نگاہ سے ایک بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ٹیگور کی درسگاہ کے پروفیسر کے۔ ایم سین نے آپ کے بعد تقریر کی۔ اور ہندی تقریر میں اسلام کے پیغمبر اعظم کے ساتھ اظہار عقیدت کیا جس میں ڈاکٹر ٹیگور کا پیغام بھی شامل تھا:

بعد ازاں مسٹر فیض طیب جی سابق جسٹس بمبئی ہائیکورٹ اور بوہرہ کمیونٹی کے ممتاز ممبر نے اسلام میں عورت کی حیثیت پر تقریر کی۔ جس کے بعد صاحب صدر نے پارسیوں کے لیڈر مسٹر آر۔ پی مسانی۔ اور حاجی قاسم علی جیراز بھائی کے خطوط پڑھ کر سنائے۔ جن میں اپنی مجبوری کی غیر حاضری پر اظہار افسوس اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار عقیدت کیا گیا تھا۔ اس مرحلہ پر آنریبل جسٹس مرزا ایک ضروری کام کی وجہ سے جلسہ سے تشریف لے گئے۔ اور مسٹر فیض بی طیب جی کرسی صدارت پر بیٹھے۔ مسٹر اے۔ اے فیضی۔ ایم۔ اے (کنٹب) بیرسٹر پرنسپل گورنمنٹ لا کالج نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم الشان واضع قوانین کی حیثیت میں کے موضوع پر تقریر کی:

ان کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کے ترفعہ کے لئے کون کون سے قولی اور عملی اصول تعلیم کئے ہیں۔ ازاں بعد خواجہ محمد شریف صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی نے ایک پرجوش تقریر میں بتایا۔ کہ دنیا سے غلامی کی لعنت کو دور کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا ہے مسٹر محمد ظہور الاسلام صاحب احمدی کی نعت اور صاحب صدر اور مقررین کے لئے شکریہ کے ووٹ کے بعد اجلاس برخاست ہوا:

خاکسار:۔ محمد اللہ بخش منیار تبلیغی سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

برہمن بڑیہ میں جلسہ

برہمن بڑیہ میں ۲۶ر نومبر سیرت النبیؐ کا جلسہ لوکل سنٹرل کواپریٹو بنک کے وسیع کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ کثرت سے شریک ہوئے۔ مولوی محمد حفیظ الرحمٰن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ ایم۔ اے صدر تھے۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مسٹر بھوپیندر الال دت۔ بی۔ اے مسٹر سائمس کمار سین۔ ایم۔ اے۔ مسٹر نظام الحق۔ مسٹر شمس الہدیٰ چودہری مسٹر آصف علی پلیڈر۔ مسٹر عبد الرؤف۔ بی۔ ایل۔ مسٹر غلام صمدانی۔ بی۔ ایل۔ اور رائے صاحب نیل کمار چکراورتی۔ بی۔ اے۔ نے تقریریں کیں:

صاحب صدر نے اپنی آخری تقریر میں بتایا۔ کہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ اور اس کی اشاعت کبھی تلوار کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ اور عورت کو سوسائٹی میں اسلام نے جو درجہ دیا ہے۔ وہ دنیا کے اور کسی مذہب نے نہیں دیا۔ ایسے ہی جلسے اور بھی بعض مقامات پر منعقد ہوئے۔:

خاکسار:۔ غلام صمدانی

امریکن کوٹوں کی قیمت میں نمایاں کمی

اس فرم کے کارکن احمدی ہیں۔ احمدیوں سے خاص رعایت

امریکن کوٹوں کی تازہ سربند گانٹھیں جس سے ہر شخص موسم سرما کے چند ماہ میں قلیل سرمایہ سے کافی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ہم سے طلب کریں۔ کرایہ مال گاڑی اور پانچ روپیہ سینکڑہ کمیشن بذمہ کمپنی۔ چہارم رقم پیشگی آنے پر تعمیل آرڈر کی جاتی ہے جموں اور کشمیر میں سربند گانٹھ انڈر کسٹم بانڈ روانہ کی جاتی ہے۔

قسم مال	درجہ خاص	اول	دوم	سوم	تعداد کوٹ
مردانہ ہاف کوٹ	-/۲۰۰	-/۱۸۵	-/۱۳۵	-/۸۰	۱۰۰ عدد
لڑکوں کے ہاف کوٹ	-/۱۲۰	-/۱۱۵	-/۹۵	-/۸۵	۱۰۰ ″
مردانہ چیسٹر کوٹ	-/۱۲۵	-/۱۰۸	-/۸۲	..	۵۰ ″
زنانہ چیسٹر کوٹ	-/۱۲۰	-/۱۰۰	-/۸۵	..	۵۰ ″
لڑکوں کے اوورکوٹ	-/۱۱۵	-/۱۰۰	-/۸۵	-/۶۴	۶۰ ″
مردانہ اوورکوٹ	-/۱۴۵	-/۱۳۰	-/۱۰۰	-/۸۸	۵۰ ″

ایس۔ رفیق بھائی تھوک فروشان حبیب سرکل بمبئی

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر ۲۰۰ روپے فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ ۱۷۵ روپے فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دارالفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان مع منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

بجلی کا منظور شدہ سکول

پنجاب بھر میں صرف سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہی ہے جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ ہے۔ ہر قابلیت کے طلبہ کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ داخلہ جنوری میں شروع ہوتا ہے۔ پراسپکٹس جن میں وزیر تعلیم پنجاب و انسپکٹر آف انڈسٹریز کی رائیں درج ہیں مفت بھیجے جاتے ہیں۔

مینیجر

تبلیغی اشتہار نمبر ۱۴

تبلیغی اشتہار ملک ”نصف صدی بھی گذر گئی پر آنے والا نہ آیا؟“ کے نام سے چھپ گیا ہے۔ چونکہ مشاورت کے فیصلہ کے مطابق تمام جماعتوں کو اس کی چند کاپیاں بھیجی جا سکتی ہیں اس لئے اگر کوئی جماعت اپنی طرف سے زائد چھپوانا چاہے تو تعداد سے اطلاع دیں۔

نیز اگر کسی جماعت کو اب تک کوئی نمبر بھی نہ پہنچا ہو۔ تو وہ اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ ان کو پہنچ سکے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کی تین لڑکیوں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو معزز خاندان میں ہونے کے علاوہ تعلیم یافتہ ہوں ایسے دوست جو یہ رشتے کرنا چاہتے ہوں۔ امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ضرورت ملازمت

حکیم عبد الرحمٰن صاحب قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ کا لڑکا بشیر احمد عمر ۱۸ سال جس نے لودھیانہ سول ہسپتال میں ایک سال کام کر کے کمپونڈری کا امتحان پاس کر کے سند حاصل کر لی ہے۔ بے کار ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کی امداد کر کے ملازم کرا سکیں۔ تو براہ راست حکیم عبد الرحمٰن صاحب کو پتہ مندرجہ بالا پر اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

تمام منصرم فروخت حصص دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ مطلع رہیں۔ کہ وہ اپنا اپنا کام $\frac{۱۲}{۳۳}$-۲۰ تک ختم کر کے واپس قادیان آ جائیں۔ اس تاریخ کے بعد صرف دفتر کمپنی میں حسب ضرورت حصص فروخت کئے جائیں گے۔

تاکیداً اطلاع ہے۔ کہ وہ ۲۰ دسمبر تک ضرور قادیان پہنچ جائیں۔

(منتظم فروخت حصص۔ قادیان)

ایک نومسلم کے لئے ملازمت کی ضرورت

ایک نومسلم محمد صادق صاحب جو عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور باورچی کا کام انگریزی طرز کا بہت اچھا جانتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ملازم رہ چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ شریف آدمی ہیں۔ جن صاحب کو ضرورت ہو۔ دفتر الفضل کی معرفت انہیں مطلع فرمائیں۔

قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کا بہترین موقعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عموماً سکنی اراضی کی قیمت میں تخفیف کر دیجاتی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ کے موقعہ پر قیمتیں تخفیف شدہ رہیں گی اور یہ تخفیف یکم دسمبر سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء تک رہیگی پس احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلسہ پر آتے ہوئے اپنی اپنی جگہ سے فیصلہ کر کے آئیں کہ کس قدر اور کس حصہ میں زمین درکار ہے۔ عام قطعات میں نصف کنال سے کم اور بڑی سڑکوں کے اوپر دو کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ سوائے ایسی صورتوں کے جن میں کسی قطعہ کی صورت خاص ہو قیمتیں ہر موقعہ کیلئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں جنمیں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اس وقت محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) اور دارالرحمت میں اچھے اچھے قطعات قابل فروخت موجود ہیں اس کے علاوہ بعض دوسرے متفرق قطعات اور مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط۔ والسلام

المعلن۔ خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ایم اے۔ ۱۸/۱۱/۳۳

جماعت اسلامی کی پہلی تصنیف

جو

احمدی نے احمدیوں کیلئے تیار کی

میں نے فن خیاطی پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مجموعہ ہدایات خیاطاں ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک انسان فن خیاطی کی حقیقت کو آسانی سے پا سکتا ہے۔ اور ایسی کتاب کا ہر ایک گھر میں رکھنا بہت مفید ہوگا۔

اس کتاب سے نہ صرف درزی ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر عام و خاص کے لئے بھی مفید ہے۔

اس کتاب کا مرتب انگلستان میں کئی سال کامیابی سے کام کر چکا ہے۔

ملنے کا پتہ

کے ڈین ملٹن ہال روڈ۔ لاہور

قادیان میں خالص احمدی ہاتھوں سے تیار کردہ اشیاء

"انکو روشنائی"

فونٹین پن سے اور عام لکھنے کے لیئے نہایت اعلیٰ سیاہی ہے۔ جو ولایت کی اعلیٰ سے اعلیٰ سیاہیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

"سنو ٹائلٹ سوپ"

نہانے کیلئے نہایت اعلےٰ صابن ہے۔ یہ جسم کو ملائم کرتا ہے۔ اور بہت اچھی خوشبو دیتا ہے۔

"سلک سوپ"

ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے اس سے بہتر دنیا بھر میں کوئی صابن نہیں۔ عام صابن کپڑے کو جلا دیتے ہیں اور سکیڑ دیتے ہیں۔ مگر سلک سوپ کے استعمال سے کپڑا نکھر جاتا ہے۔

سنو آملہ ہیر آئل

بالوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اور نہایت خوشبودار ہے

سنو وینشنگ کریم

نہایت خوشبودار ہے اور جسم کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم دسمبر ۱۹۳۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تیسرے درجہ کے کرایہ میں حسب ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

	موجودہ نرخ	آئندہ کیلئے شرح
ایک سے ۵۰ میل	۳½ پائی فی میل	۳ پائی فی میل
۵۱ سے ۳۰۰ میل	۳ " "	۲¾ " "
۳۰۱ میل اور اس سے اوپر	۳ " "	۲½ " "

تجربہ کے طور پر کرایہ جات میں یہ تبدیلیاں فی الحال چھ ماہ کے لئے کی گئی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر این ڈبلیو آر۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کابل سے آمدہ ۲۸ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ محمد ظاہر شاہ تاجدار افغانستان نے اپنے لئے المتوکل علی اللہ کا لقب اختیار کیا ہے۔

مسز کستورا بائی گاندھی مسٹر ڈیسائی۔ اور مسٹر پٹیل کی لڑکی کانگرسی پروپیگنڈا کی غرض سے ۲۸ نومبر کو احمد آباد سے راس جا رہی تھیں۔ کہ رستہ میں ایک سٹیشن پر پولیس نے گاڑی سے اتار کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا۔ جس نے ایک نوٹس دیا۔ کہ وہ ایک ماہ تک کسی خلاف آئین تحریک کا پروپیگنڈا نہ کریں۔ اور نہ ضلع کیرا کی حدود سے باہر نکل جائیں۔ چونکہ انہوں نے نوٹس کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔

انگورہ سے حکومت ترکیہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اس وقت ٹرکی کی مجموعی آبادی ایک کروڑ اسی لاکھ ہے۔

لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند معہ لیڈی ولنگڈن اور سٹاف کے ۲۷ نومبر کو دہلی سے حیدر آباد روانہ ہوئے۔ جہاں آپ ایک دربار میں شرکت فرمائیں گے۔

خانبہادر نواب احمد یار خان دولتانہ کے زیر صدارت ایک "ینگ پروگریسو پارٹی" (ترقی پسند نوجوانوں کی انجمن) بنائی گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اہل برطانیہ اور حکومت پر اس بات کا زور دے کہ ہندوستان کو حکومت انگلشیہ کے ماتحت جلد از جلد مستعمراتی درجہ دیا جائے۔ اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد قائم کرایا جائے۔ لارڈ ارون۔ لارڈ ریڈنگ اور مسٹر ویجوڈ بین سے بھی اس کی سرپرستی کی درخواست کی گئی ہے۔

کانگرس کے سندھی اراکین کا ایک اجلاس ۲۷ نومبر کو حیدر آباد سندھ میں مشہور کانگرسی لیڈر ڈاکٹر چوئتھ رام منعقد ہوا۔ جس میں چار گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ ہوا۔ کہ موجودہ حالات میں انفرادی یا اجتماعی سول نافرمانی کو سندھ میں جاری رکھنا ناممکن ہے۔ اور چونکہ کانگرس کے موجودہ نظام میں کئی نقائص واقع ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہیں دور کرنے کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس جلد از جلد منعقد ہونا چاہیئے۔

معاصر لیڈر کے نامہ نگار مقیم لندن کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ فروری ۱۹۳۴ء کے آخر یا مارچ کے آغاز میں شائع ہو جائے گی۔

کانگرس کی مشہور کارکن کملا دیوی چٹوپادھیا نے اپنے خاوند سے اس کی سختی اور زناکاری کے باعث طلاق حاصل کرنے کی جو درخواست بمبئی کی ایک عدالت میں دی تھی۔ وہ منظور کر لی گئی ہے۔

شکاگو میں آل ورلڈ نمائش حال میں ہوئی۔ اس میں سائنس کا ایک عجیب و غریب کرشمہ دیکھنے میں آیا۔ ایک آلہ میں چاند کی ان کرنوں کو جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ۱۸۹۳ء میں چاند سے روانہ ہوئی تھیں۔ بند کیا گیا اور ان سے نمائش کے بے شمار لیمپ اس طرح روشن کئے گئے۔ جس طرح بجلی کے لیمپ روشن کئے جاتے ہیں۔ یہ آلہ ۱۹۰۶ء میں ایجاد ہوا تھا۔

روسی گورنمنٹ نے ایک قانون بنایا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص شراب کے نشہ میں مدہوش ہو کر بازاروں میں پھرے تو پولیس کا فرض ہے۔ کہ اسے پکڑ کر حمام میں لے جائے۔ جو اس غرض سے حکومت نے تعمیر کرائے ہیں۔ اور وہاں اسے ہوش میں لا کر گھر پہنچا دیا جائے۔

نیویارک کی ایک عدالت نے ایک شخص کو شراب پینے کے جرم میں یہ سزا دی ہے۔ کہ وہ روزانہ ایک ہزار بار "شراب نہ پیو" لکھا کرے اور تین ماہ تک برابر لکھتا رہے۔

نیویارک سے ایک تازہ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چھ ماہ میں وہاں کے بنکوں پر جو ڈاکے ڈالے گئے۔ ان کے سلسلہ میں تین سو اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کے تخت سے دست بردار ہو جانے کی جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ اس کی تردید کے لئے ایران کے قونصل جنرل مقیم ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہ محض گپ ہے۔ ایران میں کسی قسم کی سیاسی تبدیلی کا امکان نہیں۔

دار العوام میں ۲۷ نومبر کو ایک سوال کا جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ روپیہ کی شرح تبادلہ کسی صورت کم نہیں کی جا سکتی ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ میں نے افغانستان سے ہندوستان میں ناجائز اسلحہ کی درآمد کی خبر پڑھی ہے لیکن اس کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع مجھے موصول نہیں ہوئی۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۷ نومبر میں ریزرو بنک بل سیلیکٹ کمیٹی کی ترمیم کردہ صورت میں پیش ہوا۔ سر جارج شوسٹر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے ۷۵ فیصدی حصہ دار ہندوستانی ہونگے۔ یہ بنک ہندوستان اور انگلستان میں انکم ٹیکس سے آزاد ہوگا۔ بل پر بحث تا حال جاری ہے۔

نئی دہلی سے ۲۷ نومبر کی خبر ہے کہ فیڈرل اسمبلی کے دونوں ایوانوں میں والیان ریاست کی نیابت اور ان کے درمیان نشستوں کی تقسیم کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔ ایوان ثانی کی ۲۷۵ نشستوں میں سے والیان ریاست کو ۱۲۵ اینگی کئی ریاستوں کو مشترکہ طور پر ایک نشست ملے گی۔ لیکن حیدر آباد کو ۱۴۔ میسور کو ۷ ٹراونکور کو ۵ کشمیر کو ۴ گوالیار کو ۴ بڑودہ کو ۳ اور کوچین۔ بنارس و رام پور کو ایک ایک نشست ملے گی۔ ایوان اعلیٰ میں ریاستوں کو کل ایک سو نشستیں دی جائیں گی۔ جو ان کے درجہ کے مطابق تقسیم ہونگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹراونکور کے سوا باقی تمام ریاستیں اس سے مطمئن ہیں۔ اور ان کا فیڈریشن میں داخلہ یقینی ہے۔

لارڈ ولنگڈن معہ سٹاف ۲۹ نومبر کو صبح دس بجے سرکاری مہمان کی حیثیت سے حیدر آباد وارد ہوئے۔ سٹیشن پر قریباً ۵ ہزار اشخاص استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور نظام نے معہ شہزادگان آپ کا پلیٹ فارم پر استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد آپ قصر فلک نما میں تشریف لے گئے۔ جو آپ کی فرودگاہ مقرر تھی۔ شام کو مہاراجہ سر کرشن پرشاد نے آپ کے اعزاز میں ایک شاندار گارڈن پارٹی دی۔ اور شب کو قصر چو محلہ میں شاہی دعوت دی گئی۔

حکومت بمبئی نے ایک اعلان کے ذریعہ قانون اختیارات خصوصی (بنگال) میں ۱۶ دسمبر سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ کانگرسی لیڈروں کے شائع کردہ بیانات کے مطابق سول نافرمانی کا پروگرام ہنوز نابود نہیں ہوا۔ بلکہ بعض کانگرسی رہنما از سر نو زندہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو میرٹھ میں ہونا قرار پایا ہے۔ صدر مجلس استقبالیہ نواب محمد اسمٰعیل خاں میرٹھی ہونگے۔

حکومت بنگال نے چٹاگانگ ڈسٹرکٹ کے دو دیہات پر مجموعی طور پر ساڑھے چار ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے کیونکہ حکومت کا خیال ہے کہ ان لوگوں کا انقلاب پسندوں کے ساتھ تعلق ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے ایک غیر معمولی گزٹ میں ۲۹ نومبر سے پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کا نفاذ ضلع کانگڑہ کی حدود میں کر دیا ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق اخبار پرتاپ ۱ دسمبر کو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ناراض ہو کر برما چلے گئے ہیں۔ اور شاید جلدی واپس نہ آئیں گے۔ یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ ناراض کس سے ہوئے ہیں۔ غالباً اپنے قرض خواہوں سے ناراض ہوئے ہونگے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی